International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:333 - 342

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی کے افکار کی روشنی میں مغربی مصنفین کی نگارشات کا مطالعہ

An Examination of Western Authors' Writings in the Light of Dr. Yasin Mazhar Siddiqui's Thoughts.

Dr. Riffat Awais
Vice Principal Government Associate College, Sanglahill.
Rimsha Khalid
MPhil Scholar, Dept. of Islamic Studies,G.C University, Faislabad .
Prof. Dr. Humayun Abbas
Dean Islamic and Oriental Learning Islamic Studies, G C University, Faisalabad.

Abstract

It is a historical fact that since the beginning of Islam, Jews and Christians have had a negative attitude towards Islam. With the conquests of Islam, their prejudice and enmity increased, so they first targeted the personality of the Prophet of Islam, which originated with John Of Demuscus(700-779 AD). He started a movement against formal Islam and the Prophet of Islam by writing "Mahawarat al-Muslim" and "Irshadat al-Nasaari fi Jadal al-Muslimin" whose effects are seen in later periods as well. The famous contemporary biographer Dr. Muhammad Yasin Mazhar Siddiqui, who has introduced the new generation to the socio-economic aspects of the biography of Tayyaba, on the one hand, and on the other hand, has also provided awareness about the biographies of Western writers.The movement is divided into the following two periods:1st - From the eighth century AD to the sixteenth century AD and 2nd -From the sixteenth century AD to the twentieth century AD. Dr. Siddiqui has described the details under the headings of introduction of western writers of these periods, review of their contents and criticism on them. This suggests that while Western scholars (non-Muslims) have adopted a negative attitude towards the Holy Prophet (PBUH), at some places they have also expressed moderate and balanced sentiments of goodwill. Through his study, the methods and styles of Western writers' books can also be traced. Rakmah has tried to fill this gap in this paper and has presented a review of these books.

Keywords: Yasīn Maẓhar Ṣadīqī, Maghribī Muṣannifīn, Nigārshāt, Istishrāqī Adab

تعارف موضوع

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ابتدائے اسلام ہی سے یہود و نصاریٰ کا اسلام سے متعلق منفی رویہ رہا ہے۔ اسلامی فتوحات کے ساتھ ان کا تعصب اور دشمنی مزید بڑھی تو انہوں نے سب سے پہلے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شخصیت کو نشانہ بنایا، جس کی ابتداء یوحنا دمشقی (700ء-779ء) سے ہوئی۔ اس نے "محاورة مع المسلم" اور "ارشادات النصارٰی فی جدل المسلمین" لکھ کر باقاعدہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف تحریک کا آغاز کیا، جس کے اثرات ما بعد ادوار میں بھی نظر آتے ہیں۔ عصر حاضر کے معروف سیرت نگار ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی جنہوں نے ایک طرف سیرت طیبہ کی سماجی و اقتصادی جہات سے نسل نو کو متعارف کرایا ہے تو دوسری طرف مغربی مصنفین کی سیرت نگاری سے متعلق بھی آگاہی فراہم کی ہے۔ موصوف اس حوالے سے استشراقی تحریک کو مندرجہ زیل دو ادوار میں تقسیم کرتے ہیں:

۱- آٹھویں صدی عیسوی سے سولہویں صدی عیسوی تک

۲- سولہویں صدی عیسوی سے بیسویں صدی عیسوی تک

ڈاکٹر صدیقی نے ان ادوار کی مغربی مصنفات کا تعارف، ان کے مندرجات کا جائزہ اور ان پر نقد و جرح کے عنوانات کے تحت تفصیلات بیان کی ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغربی علماء (غیر مسلموں) نے رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں جہاں منفی تاثرات کا رویہ اختیار کیا ہے تو وہیں بعض جگہوں پر معتدل و متوازن اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار بھی کیا ہے۔ ان کے اس مطالعہ سے مغربی مصنفین کی کتب کے مناہج و اسلوب کا پتہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ راقمہ نے اس مقالہ میں اسی خلا کو پر کرنے کی کوشش کی ہے اور عہد بعہد ان کتب کا جائزہ پیش کیا ہے۔

۱- آٹھویں صدی عیسوی سے سولہویں صدی عیسوی تک

مقالہ کے ابتدائی حصہ میں ڈاکٹر صدیقی انتہائی اختصار کے ساتھ مغربی مصنفین کے مختلف رجحانات اور ان کے بنیادی نکات کو واضح کرتے ہیں۔ موصوف بیان کرتے ہیں ابتدائی دو صدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں عجیب و غریب خیالات پیدا ہوئے جنہوں نے قرون وسطیٰ کے یورپ کے قصوں، رزمیہ کہانیوں اور گیتوں میں راہ پائی۔ دسویں اور گیارہویں صدی میں ان خیالات کو پختگی حاصل ہوئی اور یورپ نے پیغمبر اسلام ﷺ کو ایک بت اور ایک خدا کی حیثیت

سے متعارف کرایا۔ بقول ڈاکٹر صدیقی: "عیسائی مصنفین کے نزدیک پورا عالم اسلام اس نئی بت پرستی میں مبتلا تھا" موصوف اس ضمن میں فرانس کے قومی رزمیہ SONG OF ROLAND کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ جس میں آپ ﷺ کو ایک دیوتا کے روپ میں دکھایا گیا ہے۔[1] ڈاکٹر صدیقی کے مطابق بعد کی صدیوں میں آپ ﷺ کو بانی بدعات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اس حوالے سے مزید GOD MAHOMET کو Herrsiarcha میں تبدیل کرکے دانتے کے ڈرامے میں پیش کیا گیا۔[2]

مقالہ نگار نے ان رجحانات کے محرکات بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔ حالانکہ تاریخی تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام فکری فسادات کی ابتداء جان آف دمشق (یوحنا دمشقی) سے ہوئی۔ اس نے اپنی تحریک کو مضبوط و استوار کرنے کے لیے اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق بے بنیاد حقائق و اعتراضات گھڑے، مثلاً اسلام کو وثنی مذہب بتایا، آپ ﷺ کو دیو مالائی قصوں کا پیروکار کہا اور یہ باور کرایا کہ اسلام میں محمد ﷺ کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی ذات پر جنسی اتہامات کا طومار کھڑا کیا اس حوالے سے سے سیدہ زینب بنت جحش اور حضرت زید کے قصے کو افسانوی صورت میں بیان کیا۔[3]

ڈاکٹر صدیقی آٹھویں اور نویں صدی کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کرتے حالانکہ اس حوالے سے تھیوسوفین (758ء-818ء) کی کتاب The Chronicise of The Dsopmane اہم تصنیف ہے جس کو Anast asis نے اپنی تاریخ چرچ کا حصہ بنایا اس میں آپ کو تعلیم یافتہ ثابت کیا گیا اور آپ کے امی ہونے کو کذب کہا گیا جس کا مقصود منطقی طور پر یہ تھا کہ آپ نے یہودی اور عیسائی کتب کا بغور مطالعہ کیا اور ان سے حاصل ہونے والی معلومات کو مسخ کرکے نئے مذہب اسلام کی بنیاد رکھی۔[4] اس طرح نویں صدی عیسوی میں جب مغرب میں عربی زبان وادب مقبول عام ہوا تو ردعمل میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کو بدنام کرنے کے لیے سپین میں Reconquista Movement کے نام سے مسلمانوں کی بالادستی کے خلاف تحریک اٹھی۔ اس کے رہنماؤں میں بشپ آف طلیطہ اور PaulAlvarus سر فہرست تھے۔ اسی طرح شاہ بسیل (867ء-886ء) کی فرمائش پر ایک بزنطینی مؤلف نسطاس (nicetas) نے Refutation Mohammad کے نام سے کتاب لکھی جس میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر حملے کیے گئے۔[5]

ڈاکٹر صدیقی بارہویں صدی کے حوالے سے بھی قابل ذکر کام بیان نہیں کرتے، حالانکہ اس صدی میں آپ ﷺ کے نام کو تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی آپ ﷺ کے نام کو Mahoun، Mahound، اور Mahomet کے طور پر

دیا گیا۔اس کے علاوہ بہت سے افسانے گھڑے گئے۔البتہ اس صدی میں دو اہم منصف مزاج مستشرقین نے روایتی مستشرقین سے ہٹ کر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ان میں ایک William of Nal تھا، جس نے اسلام اور ثنویت میں فرق کرتے ہوئے اسلام کو توحیدی مذہب قرار دیا جبکہ دوسرا "الفونسو" کا ہے جس نے اسلام سے متعلق مثبت رائے کا اظہار کیا۔اسی طرح تیرہویں صدی عیسوی بھی اسی ڈگر پر چلی، اس صدی میں انگریز فلسفی راجر بیکن نے Opus Mains. Opus Minus and Opus Tertiam میں عیسائیوں کی ناکامی اور اسلام کی ترقی کا کھل کر اظہار کیا۔[6]

چودھویں صدی کے استشراقی شاعر دانتے نے The Divine Comedy کے عنوان سے نظم لکھی جس میں پیغمبر اسلام ﷺ کو برا بھلا کہا دراصل دانتے پر صلیبی جنگوں کی شکست کا گہرا اثر تھا جس کا اظہار اس نظم میں ہوا۔[7] اسی طرح اس صدی میں Ranulf Hidgen نے اپنی تصنیف Polychronicon میں اسلام اور پیغمبر اسلام سے متعلق افسانہ تراشہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فاختہ سدھار رکھی تھی جو ان کے کندھے پر بیٹھتی اور ان کے کان سے دانہ چگتی جس سے پیغمبر اسلام کو یہ خیال آتا کہ فرشتہ ان سے باتیں کر رہا ہے اور وہ اسے وحی سمجھتے تھے یہ سارا افسانہ غیر منطقی اور حقیقت سے دوری کے سوا کچھ نہیں تھا۔[8]

پندرہویں صدی عیسوی میں یہ افسانہ گھڑا گیا کہ آپ ﷺ نے جادوگری کے ذریعے حضرت خدیجہ کا دل موم کیا۔کیوں کے وہ دولت مند خاتون تھیں بعد ازاں چالاکی سے آپ ﷺ نے بازنطینی سلطنت پر جنگ مسلط کر دی اور مشرقی علاقوں پر قابض ہو گئے۔اس حوالے سے فرانسی مصنف John Lydgate کی کتاب Fall of Princes اہم ہے جس میں پیغمبر اسلام ﷺ کو جھوٹا ثابت کیا گیا۔[9] مجموعی طور پر ان صدیوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق مغربی مصنفین کا رویہ انتہائی تعصبانہ رہا ہے۔البتہ بعض مستشرقین نے تعصب سے ہٹ کر حقیقت پسندی کا مظاہرہ بھی کیا۔ان تمام صدیوں کے صحیح تجزیہ سے مغربی مصنفین کے ذہنی رجحانات، انداز علمی، اور تاریخی دیانتداری کا خوب اندازہ ہو جاتا ہے۔

2-سولھویں صدی عیسوی سے بیسویں صدی عیسوی تک

اس حصے میں ڈاکٹر صدیقی سولھویں صدی سے بیسویں صدی تک کے مغربی مصنفین کے رجحانات بیان کرتے ہیں۔ موصوف بیان کرتے ہیں کی سولھویں صدی کے بعد مغربی مصنفین کے لہجے میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہوئی۔ یعنی تمسخر اور استہزاء کی جگہ سنجید گی کا رنگ پیدا ہونا شروع ہوا۔[10] اس سے قبل اسلام دشمنی اور تعصب کی بنیاد پر محض منفی روپے کا اظہار ہوتا رہا اور کبھی بھی سائنسی اور منطقی طریقہ تحقیق نہیں اپنایا گیا۔ خصوصا پندرھویں اور سولھویں صدی میں ترک دشمنی کے سبب پیغمبر اسلام ﷺ پر حملہ کیے گئے۔ اور آپ ﷺ کو محض ترکوں کا نبی بتایا گیا۔ جس کا سبب ترکوں کا 1453ء میں عیسائیت کے قلب یعنی قسطنطینیہ پر قابض ہو جانا تھا۔ اس کا ایک اہم نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ستر ویں صدی میں مغربی مفکرین اسلامی مصادر و مآخذ و مصادر سے دوچار ہوئے۔ مغرب میں عربی سے معرفت واقفیت کی تحریک چلی۔ کیمبرج اور آکسفورڈ کے علاوہ کئی جامعات میں عربی کے شعبے قائم کیے گئے۔ جن میں قرآن کا انگریزی اور فرانسیسی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔[11] مگر اس سب کے باوجود مغرب کے دل سے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی دشمنی کم نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر صدیقی کے مطابق اس صدی میں مغربی مصنفین میں سر والٹر را کی Life and Death of Maho Met، لینس لوٹ ایڈلیسن کی The First State of Mahumedism or An acount of The Avthor and Doctrines of that humphery اور ہمفرے پریڈی کی Life of Mahommet جن میں انتہائی متعصبانہ روش اختیار کی گئی بالخصوص ایڈیسن نے انتہائی غیر علمی اور غیر مہذب رویہ اختیار کرتے ہوئے نظریہ Imposter کو ثابت کرنے کے لیے پورا زور لگایا۔ موصوف اس حوالے سے بیان کرتے ہیں:

> "مصنف کا نظریہ باطل اور خیالِ خام یہ ہے کہ حضرت خدیجہ سے شادی کے بعد دولت نے آپ ﷺ کو ابھارا کے مکہ یا عرب دنیا کی حکومت اور اقتدارِ اعلیٰ سے کیا جائے لیکن چونکہ مکہ والوں کی نظر میں کردار اچھا نہ تھا اس لئے ان کے ذہن سے برا اثر دور کرنے کے لیے ۳۸ سال سے ۴۰ سال تک غارِ حرا میں تقشف کی زندگی گزار کر نبوت کا دعوی پیش کیا۔ بزعم خود یہ دعوی دراصل ایک درپردہ سازش کا نتیجہ تھا جو خدیجہ اور ورقہ بن نوفل وغیرہ سے مل کر بنائی گئی تھی"۔[12]

ڈاکٹر صدیقی یہاں دو اہم ترین مصنفین ولیم بیڈول اور لارڈ بیکن کا ذکر نہیں کرتے جو بنیادی طور پر "نظریہ Imposter" کے داعی تھے۔ بیڈول نے اس سلسلے میں اپنی تصنیف "Muhammadis lmposturae" میں الزام لگایا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے قرآن کی تعریف کسی مہذب زبان میں نہیں کی حالانکہ یہ اس کا ذہنی اختراع ہے۔ مجموعی طور پر سترہویں صدی میں بھی مستشرقین کا رویہ ماضی کا تسلسل ہی نظر آتا ہے البتہ اس صدی میں بعض لوگوں نے روایتی فکر سے ہٹ کر کام کیا۔ اس کی اہم ترین مثال کرائسٹ چرچ کے ڈاکٹر ہنری سٹب (1631ء-1673ء) کی تصنیف An account of the rise and progress of Mahometanismwith the life of Mahomet ہے۔ تمام تر غلطیوں کے باوجود ڈاکٹر ہنری سٹب ماضی کی روایت سے ہٹ کر اسلام پر اعتراضات اور آپ ﷺ کے بارے میں فرضی قصوں کی تردید کرتا ہے۔[13] اسی طرح ڈاکٹر صدیقی کے مطابق مغربی مصنفین میں بغاوت کا آغاز اٹھارویں صدی میں گیگ نیر نے کیا۔ اس نے چودھویں صدی کے معروف مورخ ابوالفداء کی مختصر کتابِ سیرت پر ایک علمی مقدمہ لکھا۔[14] حالانکہ اس سے پہلے ایک ولنریزی مستشرق (1704ء) نے اپنی تصنیف " De Religione Mohammadica" لکھ کر اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے ساتھ منصفانہ سلوک کا مطالبہ کر چکے تھے۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے دنیائے مغرب میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے بارے میں رواداری کی تحریک چلائی۔[15] البتہ گیگ نیر کی تحقیق کے بعد مغربی مصنفین کی جستجو بڑھی اور وہ ابن اسحاق، ابن ہشام، واقدی، ابن سعد ،بلاذری اور طبری جیسے سیرت کے بنیادی مصادر سے متعارف ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمِ مغرب میں اٹھارویں صدی عیسوی کے ربع اول میں آپ ﷺ کے دفاع میں کئی انگریزی اور دوسرے مصنفین میدان عمل میں آئے۔ بقول ڈاکٹر صدیقی ان میں سر فہرست نام ڈی بولین ویلیز کا ہے جس نے اپنی تصنیف Life of Mohammad میں عیسائیت پر اسلام کو برتری دی اور پیغمبر اسلام ﷺ کو ایک دور اندیش اور روشن خیال قانون ساز کی حیثیت سے پیش کیا موصوف بیان کرتے ہیں کہ اس صدی میں میں قرآن کے بہت سے تراجم بھی ہوئے جن میں سیرت پر بہت زیادہ مواد تھا اس ضمن میں سوری کا ترجمہ اہم ہے جس میں پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق مثبت رویہ اپنایا گیا ہے۔[16] اس تمام تر تبدیلی اور عالم مغرب میں نام نہاد روشن خیالی کے باوجود بہت سے اہل دانش حقیقت سے بے خبر اور تعصبانہ رویہ کا شکار رہے والٹیر Voltaire جسے دنیائے مغرب ایک عظیم مفکر، مصلح اور فلسفی تصور کرتی ہے پیغمبرِ اسلام ﷺ سے دشمنی، عناد اور تعصب کی کوچھپا

نہیں سکا اپنے ڈرامے Mohamet or Fanaticism میں آپ ﷺ سے متعلق بے بنیاد حقیقت پیش کی جو اس بات کی دلیل تھی کہ مستشرقین شریعتِ اسلامیہ کی باریکیوں سے ابھی تک نہ بلد ہیں۔[17]

انیسویں صدی عیسوی مطالعہ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اہم ترین دور ہے۔ اس صدی میں علمائے مشرق و مغرب سیرت کے بنیادی ماخذ و مصادر سے متعارف ہو چکے تھے۔ مغرب انقلابات سے روشناسی کے باوجود سیرتُ النبی ﷺ سے متعلق اپنا رویہ نا بدل سکا اور اسی طرز فکر سے وابستہ رہا جو قرون وسطیٰ میں تھا البتہ اتنی تبدیلی ضرور رونما ہوئی کے واقعات کو مسخ کرنے کا سلیقہ آگیا اور براہ راست کسی بات کو بیان کرنے کی بجائے مبہم انداز میں کی جانے لگی لیکن اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق تعصبانہ اور معاندانہ رویہ بدستور قائم رہا۔[18] اس صدی میں بقول ڈاکٹر صدیقی سیرت نبوی ﷺ پر کتابوں و مقالات اور مضامین کے علاوہ خطبات کی روایت پروان چڑھنے لگی یہ خطبات آنحضرت ﷺ کی مخالفت و تردید میں ہوتے یا دفاع میں آج بھی یہ روایت قائم ہے اور غالبا مدتوں یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس سلسلے میں موصوف سب سے پہلے "بیمپٹن خطبات" کا ذکر کرتے ہیں بعد ازاں باسورتھ اسمتھ کے چار خطبات کا جو "محمد اور محمڈن ازم" کے نام سے لائل انسٹی ٹیوشن آف گریٹ برٹین کے زیر اہتمام فروری تا مارچ 1874ء کو دیے گئے تھے، حالانکہ اس کے پیش رو تھامس کارلائل جنھوں نے On Heroes and Hero Worships کے نام سے سیرتِ نبوی ﷺ پر خطبات دیئے جو 1842ء تا 1846ء کے دوران شائع ہوئے۔ کارلائل نے آپ ﷺ پر اعتراضات کے جوابات دئے اور مغرب کی روایتی فکر کے خلاف پیغمبرِ اسلام ﷺ کی صداقت کا برملا اعتراف کیا۔ یہ کام کارلائل نے ایسے مجمع میں کیا جہاں اسلام کا نام لینا بھی کفر تھا بہر حال یہ ان کی بہادری اور حق گوئی کی علامت تھی۔[19] ڈاکٹر صدیقی کارلائل اور باسورتھ اسمتھ پر بہترین تجزیہ کرتے ہیں ان کے بقول "ربع صدی قبل کارلائل نے جس کام کا آغاز کیا تھا اس کو باسورتھ اسمتھ نے عمدہ انداز میں بیان کر دیا"۔[20]

اس کے علاوہ موصوف انیسویں صدی کی اہم کتب میں سر ولیم میور کی "لائف آف محمد" کا تذکرہ کرتے ہیں جس کے جواب میں سرسید احمد خان نے "خطبات احمدیہ" لکھی ہے بقول صدیقی "میور کی کتاب سیرت کو اس بنا پر قبولیت عام حاصل ہوئی کے وہ عیسائی تعصب کے تقاضوں کے مطابق لکھی گئ جیسے ڈی لین کی "لائف آف محمد"۔[21]

مطالعہ سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے بیسویں صدی ایک خاص مقام رکھتی ہے اس صدی کا آغاز بقول مقالہ نگار ایک علمی دور سے ہوا جس کی وجہ مآخذ و مصادر کی بھرپور فراہمی کا ہونا تھا۔ اس صدی میں سیرتِ طیبہ سے متعلق میسر مواد کی

خوب ترتیب و تنقیح اور تحقیق و تفتیش ہوئی۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اس صدی میں دو طرح کی کتب لکھی گئیں ایک وہ جن کا مقصد مغرب کو اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کا تعارف کروانا تھا، اس رجحان کی نمائندہ کتب میں Halff an Hour by wellestion، Muhammad and his power اور The story of Mohammad شامل تھیں۔ جبکہ دوسری طرف ایسی کتب تھیں جن میں روایتی معاندانہ فکر کو منطقی انداز میں بیان کیا گیا ان میں مارگولیتھ کی Mohammad and the Rise of Islam نمائندہ کتاب سمجھی جاتی ہے۔[22] اس کے علاوہ اس صدی میں مستشرقین نے معاشی اور سماجی عوامل سے متاثر ہو کر سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کیا اور بعض نے طبی و مرضیاتی نقطہ نظر کو پروان چڑھایا جیسے

> "پروفیسر طور انڈرے نے اپنی تصنیف "Mohammad The Man and His Faith" میں اپنی دینی نفسیات کی روشنی میں سیرت کا مطالعہ کیا اور یہ دعوی کیا کہ اسلام کے فروغ میں صرف ایک شخص یعنی اس کے بانی کے دماغ نے اہم کردار ادا کیا مصنف واقعہ غرانیق کے متعلق لکھتا ہے کہ اسلام نے پہلے مشرکین کے دیوتاؤں کو تسلیم کیا کہ یہ بھی فرشتوں کی طرح ہیں جو کہ اللہ کی بارگاہ میں ان کی سفارش کرتے ہیں لیکن بعد میں اس کو مسترد کر دیا بلکہ اس کو شیطانی وحی قرار دیا"۔[23]

ڈاکٹر صدیقی کے افکار سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ طیبہ پر مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم مصنفین بھی قلم آزما چکے ہیں۔ اگرچہ ان میں بہت سے لوگوں نے آپ ﷺ کی ذاتِ طیبہ سے متعلق معتدل و متوازن اور خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا ہے مگر اکثریت نے حاسدانہ و معاندانہ رویہ اپناتے ہوئے آپ ﷺ پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ اس رویے کی دو ہی بنیادی وجوہات ہو سکتی ہیں ایک ان کا محمد الرسول اللہ ﷺ سے تعصب و دشمنی اور دوسری وجہ ان کا سیرتِ رسول ﷺ سے ناآشنا ہونا بھی تھا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح مسلمان مصنفین نے مستشرقین کی طرف سے لکھی گئی کتب کا بھرپور انداز میں محاکمہ کیا ایسے ہی ان تک آپ ﷺ کی ذات کا صحیح تعارف پہنچایا جائے تاکہ ان میں صاحبِ فطرت لوگ حق سے آشنا ہو سکیں۔

خلاصہ بحث

مغربی مصنفین کی نگارشات میں ابتدائے اسلام سے ہی پیغمبر اسلام ﷺ اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں متضاد خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض مصنفین نے تعصب اور دشمنی کا مظاہرہ کیا جبکہ بعض نے متوازن اور معتدل رویہ اختیار

کیا۔ ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے ان دونوں رویوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے، جس سے مغربی سیرت نگاری کے مناہج و اسلوب کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس مقالے میں مغربی مصنفین کی کتب کا عہد بعہد جائزہ لے کر ان کے اسلوب اور مواد کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] صدیقی، ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر، سیرت نبوی ﷺ پر مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات، مشمولہ: سہ ماہی تحقیقات اسلامی، جلد3، شمارہ3، علی گڑھ: ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی، جولائی- ستمبر1984ء، ص254

[2] ایضا، ص256

[3] ڈاکٹر قاضی عبد المنان وغیرہ، مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، مشمولہ: الضحیٰ، جلد2، شمارہ6، اسلام آباد: الرمضان ٹرسٹ، جولائی- دسمبر2021ء، ص115

[4] ندوی، پروفیسر حبیب الحق، اسلام اور مستشرقین، مشمولہ: ماہنامہ الحق، جلد18، شمارہ11، اکوڑہ خٹک: دارالعلوم حقانیہ، اگست

1983ء، ص288

[5] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، ص116

[6] ایضا، ص117

[7] اسلام اور مستشرقین، ص36

[8] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، 118

[9] اسلام اور مستشرقین، ص107

[10] ایضا، ص257

[11] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، 118

[12] سیرت نبوی ﷺ پر مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات، ص258

[13] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، 119

[14] سیرت نبوی ﷺ پر مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات، ص260

[15] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، 120

[16] سیرت نبوی ﷺ پر مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات، ص261

[17] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، 121

[18] ایضا،

[19] ایضا، ص121-122

[20] سیرت نبوی ﷺ پر مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات، ص267

[21] ایضا، ص268

[22] ایضا، ص270-277

[23] مستشرقین اور سیرت طیبہ: ایک تاریخی جائزہ، ص123